

قطع الماء فی کربلاء

ان الحسین مصباح البدی

لام حسین علیہ السلام
ادراک کے رقتاء پر پانی کی بندش

تالیف و تحقیق
محمد سلیم الحسینی

بسم الله

مقدمہ

فی زمانہ ناصبیت دن بدن نئے نئے رنگ دکھا رہی ہے اور سینترے بدل بدل کر اہلبیت اطہار علیہم الصلوٰۃ والسلام کے خلاف زبان درازی کا ارتکاب اور ان پے کیے گئے جو رجفہ کا انکار کر رہی ہے تاکہ ذریت ابن زیاد اپنے روحانی والد یزید (لعنہ اللہ علیہ) کو بچا سکے۔

ان کی ناکام کوششوں میں ایک اور جرأت کا اضافہ ہوا ہے وہ یہ کہ انہوں نے امام حسین (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اور ان کے رفقاء پر ڈھائے جانے والے مظالم کا انکار کرنا شروع کر دیا ہے ان میں ایک یہ کہ کربلاء میں پانی کی بندش نہیں ہوئی تھی یہ سب روافض کی گھڑی ہوئی باتیں ہیں اس کتاب میں ہم ان کو اہلسنت مصادر میں سے پانی کی بندش کے حوالے سے دلائل فراہم کریں گے تاکہ مبغضان کو اللہ ہدایت دے اور ہم کو رب العالمین اہلبیت اطہار علیہم السلام پر ڈھائے جانے والے ظلم کی حقیقت بیان کرنے پر اجر دے۔

طالب دعا : صدائے نجف

محمد سلیم الحسینی۔

محبت اہلبیت اطہار علیہم السلام کی فرضیت

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا التَّوَدُّ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ.

(الشوری، 42: 23)

”فرمادیجئے: میں اس (تبلیغ رسالت) پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا مگر (میری) قرابت داروں سے محبت (چاہتا ہوں)۔“

❖ اہل قرابت کون ہیں؟ ❖

اہل بیت کی عظمت و شان میں بہت سی آیات ہیں، مگر ان کی محبت کا ہم پر فرض ہونا مذکورہ آیت کریمہ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس آیت میں جن کی محبت فرض کی گئی ہے وہ قرابت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

حضرت سعید ابن جبیر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضور علیہ السلام سے پوچھا گیا:

يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ قَرَابَتِكَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ وَجِبَتْ مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَوَلَدُهُمَا.

(اخرجه ابن أبي حاتم الرازي في تفسيره، 10 / 3276، الرقم / 18473)

”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کی قرابت والے وہ کون لوگ ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی، فاطمہ، اور اس کے دونوں

امام احمد بن حنبل روایت فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

لَمَّا نَزَلَتْ : { قُلْ لَا سَلَامَ عَلَيْكُمْ عَلَيْهِ أَجْرٌ إِلَّا الْمَوَدَّةُ فِي الْقُرْبَى } (الشورى، 42/23)، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَنْ قُرَابَتُكَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ وَجَّهْتَ عَلَيْنَا مَوَدَّتَهُمْ؟ قَالَ: عَلَى ذَا طَمَعٍ وَابْتَاهُمَا.

(احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، 2: 669، رقم: 1141)

”جب مذکورہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اہل قرابت سے کون لوگ مراد ہیں جن کی محبت ہم پر واجب کی گئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی، فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹے علیہم الصلوٰۃ والسلام۔“

یہی معنی حضرت ابوالعالیہ التامی، سعید بن جبیر، ابواسحاق، عمرو بن شعیب، امام ترمذی، امام احمد بن حنبل، امام حاکم، امام بزار، امام طبرانی الغرض کتب احادیث اور کتب تفسیر میں کثرت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

اس آیت کریمہ کی جملہ تفاسیر پڑھنے کے لیے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی کتاب ”القول فی القرابة“ کا مطالعہ کریں۔ اس کتاب میں تمام اقوال تفسیری بھی درج ہیں اور ان کی تائید میں تمام احادیث بھی بیان کی گئی ہیں۔

آقا علیہ السلام نے فرمایا: اَجْبُوا اللَّهَ لَمَا يَغْذُوكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ - وَاجْبُونِي بِحُبِّ اللَّهِ - وَاجْبُوا أَهْلَ بَيْتِي الْحُجَّى.

(جامع ترمذی، ابواب المناقب، 5: 664، رقم: 3789)

یعنی اللہ سے محبت کرو اس وجہ سے کہ اُس نے تمہیں بے شمار نعمتوں سے مالاکیا اور مجھ سے محبت کرو اللہ کی محبت کی خاطر اور میری اہلیت (علیہم السلام) سے محبت کرو میری محبت کی خاطر۔

حضور ﷺ کی محبت اہلبیت اطہار کے بارے میں وصیت

عن زید بن ثابت قال : قال رسول الله ﷺ : إني تارك فيكم خليفتين : كتاب الله جلّ مجدّنا بين السماء والأرض . أفنا بين السماء إلى الأرض ، وعترتي أهل بيتي ، وأئمتنا لن يتفرقا حتى يردا على النحر . رواه أحمد .

”حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا : بے شک میں تم میں دو نائب چھوڑ کر جا رہا ہوں . ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب جو کہ آسمان وزمین کے درمیان پھیلی ہوئی رسی (کی طرح) ہے اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت اور یہ کہ یہ دونوں اس وقت تک ہرگز جدا نہیں ہوں گے جب تک یہ میرے پاس حوض کوثر پر نہیں پہنچ جاتے۔“ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم 2 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 5 / 181، الرقم : 21618، واليشي في مجمع الزوائد، 9 / 162.

عن عبد الرحمن بن عوف قال : أفتح رسول الله ﷺ مكة ثم انصرف إلى الطائف فحاصرهم ثمانية أو سبعة، ثم أوغل عدوة أفرودة ثم نزل ثم هجر. ثم قال : أيها الناس، إني لكم فرط وإني أوصيكم بعترتي خيرا، وإن موعدكم النحر . . . الحديث.

رواه النجاشي . وقال : هذا حديث صحيح.

”حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مکہ فتح کیا پھر طائف کا رخ کیا اور اس کا آٹھ یا سات دن محاصرہ کئے رکھا پھر صبح یا شام کے وقت اس میں داخل ہو گئے پھر پڑاؤ کیا پھر ہجرت فرمائی اور فرمایا : اے لوگو! بے شک میں تمہارے لئے تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں گا اور بے شک میں تمہیں اپنی عترت کے ساتھ نیکی کی وصیت کرتا ہوں اور بے شک تمہارا ٹھکانہ حوض ہوگا۔۔۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

الحديث رقم 3 : أخرجه الحاکم في المستدرک، 2 / 131، الرقم : 2559.

رسول اللہ ﷺ کی اہلبیت اطہار سے بغض کا انجام

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ : لَا يُبْغِضُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ رَجُلٌ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ. (رَوَاهُ ابْنُ جَبَانٍ وَالتَّحَكُّمُ)

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا : اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! ہم اہل بیت سے کوئی آدمی نفرت نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں ڈال کر دیتا ہے۔“ اس حدیث کو امام ابن جبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم 40 : أخرجه ابن جبان في الصحيح، 15 / 435، الرقم : 6978، والحاكم في المستدرک، 3 / 162، الرقم : 4717، والذهبي في سير أعلام النبلاء، 2 / 123، والبيهقي في موارد الفطنان، 1 / 555، الرقم : 2246.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ لَكُمْ عَلَاقًا أَنْ يُثَبِّتَ قَائِمُكُمْ وَأَنْ يَهْدِيَ صَانِعُكُمْ، وَأَنْ يُعَلِّمَ جَاهِلَكُمْ، وَسَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لَكُمْ جُودَاءَ نُجْدَاءٍ رَحْمَاءَ، فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا صَفَحَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، فَصَلَّى وَصَامَ ثُمَّ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ مُبْغِضٌ لِأَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ دَخَلَ النَّارَ. (رَوَاهُ النَّحَّاسُ وَالطَّبْرَانِيُّ). وَقَالَ النَّحَّاسُ : بِهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا : اے بنو عبدالمطلب بے شک میں نے تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے دس چیزیں مانگی ہیں پہلی یہ کہ وہ تمہارے قیام کرنے والے کو ثابت قدم رکھے اور دوسری یہ کہ وہ تمہارے گمراہ کو ہدایت دے اور تیسری یہ کہ وہ تمہارے جاہل کو علم عطاء کرے اور میں نے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے یہ بھی مانگا ہے کہ وہ تمہیں سخاوت کرنے والا اور دوسروں کی مدد کرنے والا اور دوسروں پر رحم کرنے والا بنائے پس اگر کوئی رکن اور مقام کے درمیان دونوں پاؤں قطار میں رکھ کر کھڑا ہو جائے اور نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور پھر (وصال کی شکل میں) اللہ سے ملے در آنخالیکہ وہ اہل بیت سے بغض رکھنے والا ہو تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔“

الحديث رقم 41 : أخرجه الحاكم في المستدرک، 3 / 161، الرقم : 4712، والطبرانی في المعجم الكبير، 176 / 11412، الرقم : 171 / 9.

❦ علی علیہ السلام اور شیعیان علی کا مقام ❦

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ

ترجمہ: "جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے یقیناً ہی لوگ مخلوقات میں بہترین ہیں" (سورہ البینہ

آیت 7)

👉 جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ نے امام علی ابن ابی طالب علیہما السلام سے فرمایا: حوانت و شیعہ تک تاتی انت و شیعہ تک یوم القیمۃ راضین مرضین۔ "بہترین مخلوقات آپ اور آپ کے شیعہ ہیں روز قیامت آپ اور آپ کے شیعہ اللہ سے راضی ہوں گے اور اللہ آپ اور آپ کے شیعہوں سے راضی ہوگا"

1: الصواعق المحرقة، ص 542: 2: شواہد التنزیل، جلد 2، ص 473: 3: تفسیر طبری، ص 556:

عن جابر بن عبد اللہ قال: خطبنا رسول اللہ ﷺ فسمعنا وهو يقول: أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ أَبْغَضَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ حَشَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَهُودِيًّا فَهَلَّتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى قَالَ: وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ. أَيُّهَا النَّاسُ، أَخْجَرِ بَذَلِكَ مَنْ سَفَكَ دَمَهُ وَأَنْ يُؤْذِيَ النُّجُوزِيَّةَ عَنْ يَدِهِ وَهُمْ صَاغِرُونَ. مُثَلِّلِي أَمْتِي فِي الْبَطْنِ فَمَزِي فِي الْأَصْحَابِ الرَّيَّاسَاتِ فَاسْتَغْفِرَتْ عَلِيًّا وَشِيعَتَهُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

"حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ ہم سے مخاطب ہوئے پس میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! جو ہمارے اہل بیت سے بغض رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت یہودیوں کے ساتھ جمع کرے گا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگرچہ وہ نماز، روزہ کا پابند ہی کیوں نہ ہو اور اپنے آپ کو مسلمان گمان ہی کیوں نہ کرتا ہو؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (ہاں) اگرچہ وہ روزہ اور نماز کا پابند ہی کیوں نہ ہو اور خود کو مسلمان تصور کرتا ہو، اے لوگو! یہ ببادہ اوڑھ کر اس نے اپنے خون کو مباح ہونے سے بچایا اور یہ کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں در آنحالیکہ وہ گھٹیا اور کمینے ہوں پس میری امت مجھے میری ماں کے پیٹ میں دکھائی گئی پس میرے پاس سے جھنڈوں والے گزرے تو میں نے حضرت علی اور ان کے شیعہ (گروہ) کے لئے مغفرت طلب کی۔

الحديث رقم 43: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، 4 / 212، الرقم: 4002، والذي به في ميزان

الإعتماد، 3 / 171، والبيهقي في مجمع الزوائد، 9 / 172.

امام حسین علیہ السلام اور ان کے اصحاب پر پانی کی بندش

قرآنی استدلال و حدیثی ماخذ سے اہلبیت اطہار علیہم السلام کی مودت و محبت کی ضرورت و اہمیت اور ان سے بغض کا انجام بیان کرنے کے بعد اب ہم آتے ہیں ان دلائل کی جانب کہ سرزمین کربلاء میں امام حسین علیہ السلام اور ان کے رفقاء پر پانی بند کیا گیا۔

وَمَا أَنْ حَلَّ الْيَوْمَ السَّابِعُ مِنَ الْحَرَمِ حَتَّى كَتَبَ ابْنُ زِيَادٍ إِلَى ابْنِ سَعْدٍ: «أَنْ حَلَّ بَيْنَ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ وَبَيْنَ الْمَاءِ، فَلَا يَذُوقُوا مِنْهُ قَطْرَةً». فَبَعَثَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ فِي الْوَقْتِ عُمَرُ بْنُ الْحُجَّاجِ فِي خَمْسَمِئَةِ فَارَسٍ، فَنَزَلُوا عَلَى الشَّرِيعَةِ وَحَالُوا بَيْنَ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ وَبَيْنَ الْمَاءِ، وَمَنْعُوهُمْ أَنْ يَسْتَقُوا مِنْهُ قَطْرَةً

جیسے ہی محرم الحرام کا ساتواں دن آیا، ابن زیاد نے عمرو بن سعد کو لکھا: " حسین (علیہ السلام) اور ان کے اصحاب اور پانی کے درمیان کوئی حائل ہو جاؤ تا کہ وہ اس کا ایک گھونٹ تک نہ لے سکیں۔ " پھر عمرو بن سعد نے عمرو بن الحجاج کو پانچ سو گھڑ سواروں کے ساتھ بھیجا تو انہوں نے امام حسین علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو پانی لینے سے روک دیا تا کہ وہ پانی کا ایک قطرہ تک نہ لے سکیں۔

ابو حنیفہ احمد بن داؤد والدینوری، الأخبار الطوال، ص 255؛ احمد بن یحییٰ البلاذری،

یزیدیوں کی امام حسین علیہ السلام کو دھمکی

ابن الاثیر فی کتابہ الكامل فی التاریخ قال : (.. ثم كتب إلى عمر يأمره أن يعرض على الحسين بيعة يزيد .. وأن يمنعه ومن معه الماء فأرسل عمر بن سعد عمرو بن الحجاج على خمسمائة فارس فنزلوا على الشريعة وحالوا بين الحسين وبين الماء، وذلك قبل قتل الحسين بثلاثة أيام .. ونادى عبد الله بن الحصين الازدي : يا حسين أما تنظر إلى الماء كأنه كبد السماء والله لا تذوق منه قطرة حتى تموت عطشاً .)

ابن الاثیر نے اپنی کتاب الكامل فی تاریخ میں بیان کیا : پھر اس نے (ابن زیاد) عمرو بن سعد کو لکھا کہ وہ امام حسین علیہ السلام کو یزید کی بیعت کرنے کا حکم دے۔ انہیں اور ان کے ساتھ والوں پر پانی بند کر دے، چنانچہ عمر بن سعد نے عمرو بن الحجاج کو پانچ سو سواروں سمیت بھیجا، پھر وہ فرات کنارے اترے اور امام حسین علیہ السلام اور پانی کے درمیان پڑاؤ ڈال دیا، اور یہ بات امام حسین علیہ السلام کی شہادت سے تین پہلے کی ہے

اور آواز دی عبد اللہ بن الحصین الازدی نے کہ : اے حسین ! پانی کی طرف دیکھو کیسے جوش مار رہا ہے۔ مگر اللہ کی قسم تم اس سے ایک گھونٹ بھی نالے سکو گے حتیٰ کہ پیاسے قتل کر دیے جاؤ گے۔

سیدنا علی اکبر علیہ السلام اور شدتِ پیاس

تقدم علی اکبر (علیہ السلام) نحو القوم قاتل قتلاً شديداً وقتل جمعاً كثيراً بلغ المائة وعشرين، ثم رجع إلى أبيه وقال: "يا أبت العطش قد قتلني وثقل الحديد قد أجهدني، فهل إلى شربة ماءٍ من سبيل؟" فقال له الحسين: "قاتل قليلاً فما أسرع ما تلقى جدك محمداً صلى الله عليه وآله وسلم فيسقيك بكأسه الأولى شربة لا تظماً بعدها"

پہلے حملے میں حضرت علی اکبر علیہ السلام کبھی دائیں، بائیں اور کبھی قلب لشکر پر حملے کرتے تھے۔ کوئی گروہ بھی ان کے حملے کی تاب نہ لاسکتا تھا۔ کہتے ہیں اس حملے میں 120 افراد کوز میں پر گرایا لیکن پیاس کی وجہ سے مزید حملے کی سکت نہ رہی۔ تو نئی توانائی حاصل کرنے کیلئے امام کی طرف لوٹ آئے اور اپنی پیاس سے اپنے والد کو آگاہ کیا۔

علی اکبر کی پیاس کو دیکھ کر امام کے آنسو نکل آئے آپ نے اپنی زبان چوسائی پھر اپنی انگوٹھی علی اکبر کو دی اور کہا اسے اپنے منہ میں رکھ لیں، امید ہے کہ تم اپنے نانا محمد ﷺ سے جلد ہی ملاقات کرو گے وہ تمہیں آب کوثر سے سیراب کریں گے کہ جس کے بعد کبھی تشنگی نہ ہوگی۔

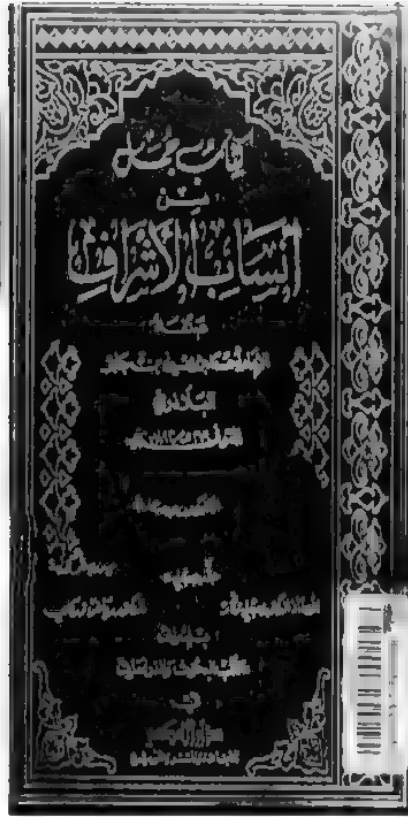
وہ کتب ابن زیاد کی عمر بن سعد ان خط پر، حویر و اصحابہ
وہن اللہ فلا یذوقوا منہ قطرہ فی شبع بطنی فزکی الطلوع، فہمت
حسبہ مارس نزلوا علی الشریعہ و جالوا بین الحسین و اصحابہ و بین الماء
و سعومہم ان یستقوا منہ و ذلک قبل ان یصل الحسین بلاتہ لہام، و بادا عبد اللہ بن
حسن الأزدي: ینحسین ألا تظن ان الماء کأنہ کبد السہب، واللہ لا تفرق منہ
قطرہ حتی یفوت عطشاً.

فقال الحسین: اللہم اللہ عطشاً ولا تفرق لہ ابداً، فوات
بالعطش، کان یشریب حتی یصر "ما یروی فیما رآل ذلک دایہ حتی لفظ بصرہ
فلما لشد علی الحسین العطش بعت العباس بن علی بن ابی طالب و اللہ
أم البیث بنت حزام من علی کلاب فی ثلاثین فارساً و عشرين رجلاً، و بعت
مہم بمشربین قرۃ فجعلوا حتی فوا من الشریعہ، و استقدم اعمامہم مایع من
ہلال الرافدین ثم یطعمی، فقال لہ عمرو بن العاصج الریدمی، و کان عن مع
الماء من الرجل؟ قال: نافع بن ہلال، قال: ما جاءک؟ قال: حلت لشریب
من ہذا الماء اللہی حلاً لکوناً، عہ قال اشرب ہبتا لعل انا شرب
و الحسین عطشان و من یرى من اصحابہ؟ قال: لاسل الی سبی ہلال،
و ان وینما ہذا الذلک لمنہم ماء.

فمر اصحابہ بالفتح ماء لہلالاً قریم فثار الیہم عمرو بن العاصج
و اصحابہ، فحصل علیہم العباس و قلع بن ہلال و سعومہم ثم انصرفوا الی
و حاکم و اللہ ملائزاً قریم

۱۔ حر شرب و لہ برد، فاجل دہ من الحرب الفرس
۲۔ حلاً مع و فرد الحسین

۱۴۱۵ھ



پزید می فوج کا اہلیت اطہار علیہم
السلام پر اس وجہ سے پانی بند کرنا
کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ
پر پانی بند کیا گیا تھا۔ حالانکہ حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ پر پانی اہلیت علیہم
السلام نے نہیں بلکہ ان لوگوں نے
بند کیا جو ان کے خلاف محاصرہ کیے
ہوئے تھے اور اس کے برعکس امام
علی المرتضیٰ علیہ السلام پانی پہنچانے
والے تھے۔

عمر بن سعد کے پاس ابن زیاد کا خط آیا کہ حسین علیہ السلام کو ساتھیوں سمیت پانی سے دور رکھو ایک
قطرہ بھی پانی مت دینا۔

جیسا کہ مظلوم حضرت عثمان کے ساتھ ہوا ہے یعنی جو حضرت عثمان پر پانی بند ہوا تھا اُس کی بات کر
رہا۔۔ پہلی بات تو یہ ہے حضرت عثمان پر پانی بند کرنے والے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد
میں سے نہیں تھے پھر یہ ظالم کہ رہا حسین علیہ السلام پر بھی ویسے پانی بند کرو جیسا عثمان غنی رضی اللہ
عنہ پر ہوا۔

پھر اس ظالم نے ۵۰۰ سواروں کو بھیج دیا پانی پر کے امام حسین علیہ السلام اور اُنکے ساتھیوں پر پانی بند
کیا جائے۔۔

پھر عبد اللہ بن حسن الازدی نے امام حسین علیہ السلام کو آواز دی اور یہ بھی صحابی ہے کہا آئے
حسین علیہ السلام تمہیں ایک قطرہ پانی بھی نہیں دیا جائے گا یہاں تک کہ آپ پیا سے فوت ہو جاؤ
گے۔

❖ کیفیت شہادتِ غازی عباس علیہ السلام از سنی و شیعہ علماء ❖

غازی عباس علیہ السلام نے عمر بن سعد کی لشکر پر حملہ کیا اور فرات تک پہنچ گئے۔ بعض مقاتل میں آیا ہے کہ عباس علیہ السلام نے ہاتھوں کے چلو کو پانی پینے کی قصد سے بھرا اور منہ کے قریب کیا پھر زمین پر گر آیا اور تشنہ لب، مشک پر کر کے فرات سے باہر آئے۔ واپسی پر دشمن نے ان پر حملہ کیا اور آپ نے نخلستان میں دشمن کا مقابلہ کیا اور خیموں کی جانب نکلے تو زید بن ورقاء جہنی نے کسی خرما کے اوٹ سے آکر آپ کے دائیں ہاتھ پر ایک ضربت ماری عباس علیہ السلام نے تلوار کو بائیں ہاتھ میں لیا اور دشمن سے جنگ جاری رکھا اسی اثناء میں ایک درخت کے اوٹ میں گھات لگائے حکیم بن طفیل طائی سنبسی نے آپ کے دوسرے ہاتھ پر وار کیا اور اس کے بعد عباس کے سر پر گرز مارا اور آپ کو شہید کیا۔

النخوارزمی، مقتل الحسین، ج ۲، ص ۳۴؛ المنظر، موسوعہ بطل العلقمی،
 ۲۲۹ اق، ج ۳، ص ۱۷۲-۱۷۸؛ الارردوبادی، موسوعہ العلامہ الارردوبادی،
 ۲۳۶ اق، ج ۹، ص ۲۱۹-۲۲۰؛ خرمیان، ابوالفضل العباس، ۳۸۶ اش،
 ص ۱۰۶-۱۱۲؛ شیخ مفید، ترجمہ ارشاد، ۳۸۸ اش، ج ۱، ص ۴۱۱-۴۱۲؛
 مقرر، حادثہ کربلا اور مقتل مقرر، ص ۲۶۲؛ ابن شہر آشوب، مناقب آل
 ابی طالب، ۳۷۶ اق، ج ۳، ص ۲۵۶۔

❖ اہل تشیع علماء کے نزدیک پانی کی بندش ❖

ممن صرح بأن المنع كان قبل ثلاثة أيام من مقتل الحسين (عليه السلام) من الشيخ المفيد في الإرشاد والفتال النيسابوري في روضة الواعظين والشيخ الطبرسي في كتابه إعلام الوری والسيد محمد بن أبي طالب في المناقب نقلًا عن العوالم ص 240.

ان شیعہ علماء کا تذکرہ جنہوں نے اپنی کتب میں یہ درج کیا کہ امام حسین علیہ السلام کی شہادت سے تین دن قبل پانی کو بند کر دیا گیا تھا۔ ان میں شیعہ عالم شیخ مفید الارشاد، ابن قتال نیشاپوری نے "روضۃ الواعظین" میں، شیخ طبرسی نے "اعلام الوری" میں اور سید محمد بن ابی طالب نے "المناقب" میں درج کیا۔

روضۃ الواعظین ص 182.

الإرشاد ج 2/86.

إعلام الوری ج 1/452.

سیدنا علی اصغر علیہ السلام کی شہادت از شیعہ علماء

سیدہ زینب علیہا السلام بچہ کو لے کر بھائی کے پاس آئیں اور فرمایا کہ لشکر سے اس بچے کے لئے پانی طلب کریں اور امام علیہ السلام بچہ کو لشکر کے سامنے لے گئے اور فرمایا: (اے لشکر شام تم نے میرے اہل بیت اور پیروکاروں کو شہید کر دیا اب صرف یہی بچہ رہ گیا ہے جو پیاس کی وجہ سے ہلکا رہا ہے۔ اس کو پانی کا ایک قطرہ دے دیں) جب امام حسین علیہ السلام لشکر سے مخاطب تھے اسی وقت ایک مرد نے بچے کی جانب تیر پھینکا اور شہید کر دیا۔

ابن جوزی نے ہشام بن محمد کلبی سے روایت نقل کی ہے: ... اس وقت امام حسینؑ نے بچے کی طرف دیکھا جو کہ پیاس سے نڈھال ہو چکا تھا، بچے کو ہاتھوں میں لیا اور فرمایا: (اے قوم! اگر مجھ پر رحم نہیں کرتے تو اس بچے پر رحم کرو) اس وقت اہل کوفہ کے لشکر میں سے ایک مرد نے بچے کے گلے میں تیر مارا اور شہید کر دیا۔

اس واقعہ پر امام حسین علیہ السلام نے گریہ کرتے ہوئے فرمایا: «اللهم احکم بیننا و بین قوم دعونا لیضر و ناهتکتونا» پروردگار! تو خود ہمارے اور اس قوم کے درمیان فیصلہ کر، جنہوں نے ہمیں دعوت دے کر بلایا تاکہ ہماری مدد کریں لیکن اب ہمیں قتل کر رہے ہیں۔ پھر امام حسین علیہ السلام نے اپنے فرزند کے گلے پر ہاتھ رکھا اور آپکا ہاتھ خون سے بھر گیا اور اس خون کو آسمان کی جانب پھینکا اور فرمایا "ہون علی ما نزل بی انہ بعین اللہ" [جو چیز ان سب سختیوں اور مشکلوں کو میرے لئے آسان کرتی ہے وہ یہ ہے کہ ہم سب اللہ کے محضر میں ہیں۔

ضروری وضاحت

ان دلائل و براہین سے یہ بات واضح ہو گئی کہ امام حسین علیہ السلام اور ان کے اصحاب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر پانی کو بند کیا گیا۔ اور جن روایات میں غازی عباس علمدار و سیدنا علی اکبر علیہما السلام کے پانی لانے کا ذکر ہے ان میں یہ بات بھی موجود ہے کہ پانی وافر مقدار میں نہیں لایا جاسکا کہ وہ باقی تین دن کفایت کرتا اس کے برعکس امام حسین علیہ السلام اور آپ کے رفقاء کا بے آب و دانہ شہید کیا جانا مسلم الثبوت ہے اس موضوع پر ہم نے اس لیے قلم اٹھایا کہ کل کو کہیں یہ نامشور ہو جائے کہ امام حسین علیہ السلام شہید ہی نہیں ہوئے تھے وہ الگ بات ہے کہ کچھ احباب یہ منہ شگافیاں کرتے نظر آتے ہیں کہ امام اور ان کے رفقاء کو راستے میں ڈاکوؤں نے لوٹا اور قتل کر دیا۔ الامان و الحفیظ

باقی امید ہے کہ ان احباب کی تسلی ہو گئی ہوگی کہ ان مقدس ہستیوں پر پانی بند کیا گیا جو کہ وارث کوثر و جنت ہیں۔

از قلم: صدائے نجف

محمد سلیم الحسینی

۱۴ محرم الحرام ۱۴۴۵

4 اگست 2023